فضائلِ درود وسلام

مؤلف
سرفراز خان

منادی پبلی کیشنز اسلام آباد

فضائل
درود وسلام

مؤلف

سرفراز خان (مرحوم)

بانی و ایڈیٹر ماہنامہ "نقیب اہل سنت" چکوال

منادی پبلیکیشنز ۔ اسلام آباد

نام کتاب : فضائل درود و سلام

مؤلف : سرفراز خان

کمپوزنگ : آصف حسن

سن طباعت : جنوری، 2000ء

ناشر : منادی پبلی کیشنز، اسلام آباد

تعداد : پہلا ایڈیشن 1000

دوسرا ایڈیشن 5000

پرنٹنگ اسد محمود پرنٹنگ پریس راولپنڈی

قیمت ۱۰ روپے

رابطہ کے لئے

ا۔ پوسٹ بکس 956 راولپنڈی

۲۔ بزم غوثیہ (جامع غوثیہ)

تلہ گنگ روڈ چکوال

قال الله تعالى في شان الحبيبة
لقد جاءكم رسول من
انفسكم عزيز عليه ما عنتم
حريص عليكم بالمؤمنين
رؤوف رحيم
(١٢٨)
التوبة

نعت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للّٰہ منشی الخلق من عدم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم

ثُمَّ الصَّلوٰۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

علی حبیبک خیر الخلق کلّہم

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

جناب سید ذاکر حسین شاہ صاحب۔

محترم المقام علامہ محمد سرفراز خان، صاحبِ علم بھی ہیں اور صاحبِ قلم بھی، اس دو آتشہ شراب میں مزید شدت ان کا جذبۂ محبت پیدا کرتا ہے اور جب اس محبت کا مرکز و محور سید کل ختمی مرتبت حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہو تو علم بھی وجدان میں آجاتا ہے اور قلم بھی جھومنے لگتا ہے۔

علامہ موصوف نے کئی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور ہر موضوع پر حق تحقیق ادا کیا ہے انکی قریبا سب کتابیں نظر نواز ہوئی ہیں مگر جو شیرینی، جو روانی، جو جادو بیانی اور جو گوہر افشانی اس مختصر مگر جامع رسالے میں موجود ہے وہ کسی انکی اور کتاب میں شاید نہ مل سکے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے تھا کیونکہ درود شریف نعت مصطفیٰ ﷺ (علیہ اطیب التحیۃ واجمل اثنا) ہے اس صفت سے موصوف علیہ السلام کی عظمتوں کا اظہار ہوتا ہے کہ درود پڑھنے والا ان کے لافانی اوصاف کمال کا ذکر ہے اور اس فکر میں خود آپ علیہ السلام کا خالق بھی شریک ہے اس موصوف کی رفعتوں کو کس پیمانہ سے ناپا جائے کہ انسانوں کا جنوں اور فرشتوں کے ساتھ ساتھ خود خالق کل جل مجدہ بھی ان رفعتوں، ان عظمتوں اور ان رعنائیوں

کا ذکر فرما رہا ہے یعنی ہر طرف سے ایک ہی صدا ہے کہ تجھے اک نے اک بنایا۔

اس شاہکار تالیف کو فقیر نے پورے انہماک سے پڑھا دل و دماغ نے

بیک زبان کہا بارک اللہ لک یا صاحب القلم۔ کئی مقامات سے گذرتے دل کی

دھڑکنیں تیز ہوئیں کہیں آنکھوں نے موتیوں کے ہار پیش کئے کہیں سوچیں

وسعت حسن مصطفےٰ ﷺ میں کھو گئیں۔

آیئے کتاب کی طرف بڑھیں بے قراریوں کے قرار کا سامان کریں۔ بے

تابیوں کو تاب بخشیں حسن کامل سے آنکھوں کو منور کریں ان کی لمعانیوں سے

دلوں کو مجلی کریں، انکے انفاس قدسیہ سے زندگی کو معطر کریں اقبال باکمال کے

شعر پر جھوم جھوم کر درود پڑھیں۔

تو بد نخل کلیمے بے محابا شعلہ می ریزی　　　تو بد شمع یتیمے صورت پروانہ می آئی

اللہ! کیا شان ہے کہ وادی سینا میں تو اپنے شعلوں سے کسی کو گرماتا ہے اور وادی بطحا

میں خود پروانے کا روپ دھار لیتا ہے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا　　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

عثمان غنی کالونی　　　غبار راہ مدینہ

مصریال روڈ راولپنڈی　　　فقیر سید محمد ذاکر حسین شاہ

بدھ ۳۰ شعبان ۱۴۲۰ء　　　رکن اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان اسلام آباد

۹ دسمبر ۱۹۹۹ء　　　بانی جامعۃ الازھر اہل سنت

مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

فضائل درود پر مختلف زبانوں میں ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں ۔ ہر ایک کی افادیت اور انفرادیت ہے ۔ تحریر میں جو بھی انفرادیت ہو سو ہو گی اور لکھنے والا بارگاہ ایزدی میں اجر و ثواب کا مستحق بھی ہو گا لیکن اسکی قبولیت کا درجہ لکھنے والے کے حسن ظن اور خلوص کے مطابق ہو گا ۔ سب سے بڑا مقام خلوص نیت کا ہے اور خلوص نیت محبت کی رہین منت ہے ، محبت میں کانٹے بھی پھول بن جاتے ہیں ، محبت میں کوئی نقص ، نقص نہیں رہتا ۔ خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں ۔ بھلا اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھئے اس معیار پر کتنا صادق آتا ہے ۔

یہ کہنا کہ بڑا ثواب ملتا ہے ، ثواب سے کس کو انکار لیکن جس ثواب میں محبت کی چاشنی نہ ہو اس ثواب کا معیار کیا

ہو گا؟ تعظیم و توقیر کے بغیر محبت کی حلاوت کا تصور بھی ناممکن ہے۔ اس لئے میرے دوست تعظیم کرنا سیکھئے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب

ہم بات کا آغاز ادب شناسوں کی بات سے کرتے ہیں۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اکابرین امت کا وظیفہ:

(۱) حضرت علامہ حلیمیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا ایمان کا راستہ ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ تعظیم کا درجہ محبت کے درجے سے بلند تر ہے۔ لہذا لازم ہے کہ جیسے چھوٹا بڑے کی، بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے اس سے بڑھ کر تعظیم کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا درجہ تعظیم واحترام میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔ فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا اور ہے جو سر کی آنکھوں سے حضور ﷺ کا مشاہدہ کرتے تھے۔ تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب آپ ﷺ کا ذکر ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور فرشتے بھی، حالانکہ فرشتے شریعت مطہرہ کے پابند نہیں وہ تو درود پڑھ کر قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ ہم پر فرشتوں سے زیادہ حق ہے کہ درود پاک پڑھیں اور قرب الٰہی حاصل کریں (سعادۃ الدارین)

(۲) علامہ شمس الدین سخاویؒ کا قول ہے:

ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر اور تعظیم و توقیر کے لئے۔ درود پاک میں مواظمت (ہمیشگی) کرنا ادائے شکر ہے اور رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا

کرنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ہم پر بڑے احسانات ہیں۔ آپ ہماری نجات کا ذریعہ ہیں۔ انعامات حاصل کرنے کا سبب ہیں۔

(۳) شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اخبار الاخیار کے اختتام پر دعا مانگتے ہیں 'یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے کہ تیری بارگاہ میں پیش کروں میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے مکدر (گدلے میلے) ہیں۔ ایک عمل ہے جس کو تیری بارگاہ میں پیش کر سکوں وہ ہے تیرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ رب کریم!! مجھے یقین ہے کہ یہ درود و سلام والا عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہوگا۔ اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز کوئی خدشہ نہیں، جو اس دروازے سے داخل ہوگا اسے رد ہو جانے کا کوئی خوف نہیں۔ (اخبار الاخیار)

(۴) فقیہ ابو اللیث سمر قندیؒ فرماتے ہیں:

بندہ جب عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر آزمائشوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور درود پاک کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی آزمائش اور کوئی فتنہ نہیں آتا، کسی آزمائش میں مبتلا نہیں ہوتا حفاظت الٰہی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔

اور فرمایا ہم نے دیکھا جب آفات اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر درود پاک پڑھنے والوں کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کے پڑوس کے گھروں سے بھی بھگا دیتے ہیں۔

درود پاک بغیر شیخ طریقت کے اللہ تعالے کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ باقی اذکار (اوراد و وظائف) میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے

۔ اس لئے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید عالم ﷺ کی ذات گرامی ہے لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔

(۵) امام شعرانیؒ کا ارشاد ہے:

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہم سے عہد لیا گیا کہ ہم صبح و شام حضور کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت کریں، یہ کہ درود پاک اپنے بھائیوں کو پڑھنے کا اشتیاق دلائیں اور یہ بتائیں کہ درود پاک پوری رغبت سے پڑھنا محبت کا اظہار اور عظمت کا اعتراف ہے۔ صبح و شام ایک ہزار سے دس ہزار تک پڑھنے کا ورد بنا لیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہے۔

درود پاک پڑھنے والا باوضو ہو اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے چونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح، نیز رسول اللہ ﷺ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے لہذا جو بھی

صدق کے ساتھ یہ راہ اختیار کرے (درود پڑھے) اس
کے لئے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اس کی عزت
کی جاتی ہے وہ صاحب توقیر ہو جاتا ہے۔ فرمایا شیخ نوالدین
شوئیؒ روزانہ دس ہزار بار درود پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد
زواریؒ روزانہ چالیس ہزار بار درود پڑھا کرتے تھے۔

(٦٠) سیدنا ابو العباس تیجانیؒ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہر چیز کی چابی ہے
، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی
چابی ہے جو محروم رہا وہ محروم رہ گیا اس کو قرب الٰہی سے
کچھ نہیں ملا آپ نے اپنے ایک مرید کو خط لکھا جس میں نصیحت
فرمائی

عزیز من!! وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اللہ
کے حبیب ﷺ پر درود پڑھنا ہے یہ دنیا و آخرت کی ہر چیز کا
جالب ہے ہر شر کا دافع ہے جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ

اللہ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہو گا۔

(۷) شاہ عبدالرحیمؒ (شاہ ولی اللہ کے والد) فرماتے ہیں:

ہم نے جو کچھ پایا (دین و دنیا کے انعامات) سب درود پاک کی برکت سے پایا (القول الجمیل)

(۸) علامہ فاسیؒ صاحب مطالع المسرات کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود پاک اپنی رضا اور اپنا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا الٰہی اور قرب کا زیادہ حقدار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہو گا اور زیادہ اس بات کا حقدار ہو گا کہ اس کے سارے کام بخیر انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اس کی سیرت پاکیزہ ہو اس کا دل روشن ہو۔

(۹) مولانا معین کاشفیؒ کا قول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ غنی ہے اور کسی کا محتاج نہیں اس کے باوجود اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیج رہا ہے۔ مومنین کے لئے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ درود پاک پڑھیں کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔ (معارج النبوۃ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنی امت کے لئے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے لیکن آج اس دنیا میں امت کے افراد اپنے آقا پر درود پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کی سند حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ درود پاک قبولیت شفاعت کے لئے 'سیکورٹی' ہے جو بارگاہ رب العزت میں جمع کرائی جا رہی ہے (معارج النبوت)

عزیز گرامی!! وقت بہت قیمتی ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہمیں کتنا وقت دیا گیا، فائدہ اٹھائیں وقت گذرتا جا رہا

ہے، آپ کسی کام میں لگے ہوں لگے رہیں، آپ کی زبان
آپ کا دل خیال محبوب رب العالمین میں ہو تو زہے سعادت
درود پاک پڑھتے رہیں آپ کے کام میں برکت
ہو گی اللہ اور اللہ کا رسول راضی ہوں گے آپ کے دل کو
بے پناہ سکون ملے گا، یہ کہنے کی بات نہیں آزمانے کی بات ہے
اور ضرور آزمائیں اور پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درود پاک قرآن وحدیث کی روشنی میں

ارشاد باری تعالے ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر
درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو!! تم بھی درود بھیجو اور خوب

خوب سلام۔

کسی کام کی اہمیت کا اندازہ صرف حکم کے ساتھ نہیں ہوتا چونکہ یہ انسانی فطرت ہے۔ تمثیلات کی طرف اس کی رغبت زیادہ ہے مثلاً آپ کسی کام کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اپنے سامع یا سامعین، قاری یا قارئین کو بتائیں گے کہ یہ کام فلاں فلاں کرتا ہے اور اس فلاں فلاں میں آپ کے علم میں جتنے بڑے بڑے نام ہونگے سب کو گن گن کر بتائیں گے۔ اس سے سامع یا قاری کے ذہن پر اس کی اہمیت کا ایک خاکہ بن جائے گا اور آپ کی بات کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔

رب العالمین نے یہاں اس حکم میں یہی طریقہ اختیار فرمایا۔ اس حکم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے فرمایا گیا اللہ جو کہ تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کو پالنے والا ہے بے نیاز ہے وہ اللہ!! اور اس کے فرشتے جنہیں

صرف اور صرف اپنے رب کی خوشنودی چاہیے، جو اس
خالق و مالک کی تعریف و توصیف کرنا جانتے ہیں اور ہمہ وقت
اسی کام میں لگے ہوئے ہیں وہ بھی محبوب رب العالمین ﷺ
پر درود پڑھتے ہیں۔ اس کام کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے
اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا تھا۔ اس قدر بھرپور حکم کے
ساتھ مومنین کو مخاطب فرمایا گیا مومنو!! تم بھی اپنے نبی پر
درود اور سلام پڑھا کرو اور بہت زیادہ پڑھا کرو اور اہتمام
کے ساتھ پڑھا کرو۔

پس منظر

۵ھ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہت آزمائشوں اور
تکلیفوں کا سال تھا کفار مکہ، مدینہ کے یہودی اور منافقین
اپنی تمام اور پے در پے ناکامیوں کو دیکھ کر بوکھلا گئے اور ایک
آخری اور یکبارگی حملے پر متفق ہو گئے اور مدینہ منورہ کو
گھیرے میں لے لیا۔ اندرونی طور پر منافقین نے ایسے حربے

استعمال کئے کہ مسلمان شکستہ دل ہو کر حضور ﷺ کا ساتھ چھوڑ جائیں۔ یہودیوں نے عہد و پیمان توڑ دیئے غداری پر اتر آئے اور آپ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں آپ کے خلاف تہمت والزامات کے طوفان کھڑے کر دیئے (تفصیلات کے لئے سورہ احزاب مطالعہ کی جائے)

ایسے حالات میں درود پاک پڑھنے کا حکم نازل ہوا اس حکم سے ایک طرف مسلمانوں کے حوصلوں کو تقویت دی گئی تو دوسری طرف تمام کفار اور منافقین کو بتایا گیا کہ تم اور تمھاری سازشیں کیا اہمیت رکھتی ہیں جبکہ آپ کی ذات گرامی پر تو اللہ اور اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں تمھارا پروپیگنڈہ اور تمھاری سازشیں اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

ان حالات کے پس منظر میں اس حکم کے نزول میں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے یہ اشارہ

موجود ہے کہ کڑے وقت میں جب مایوسیوں کے بادل چھا رہے ہوں خوف کی آندھیوں کے جھکڑ چل رہے ہوں، کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہ ہو تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے سب کچھ وہی کرنے والا ہے۔ تم نے صرف یہ کرنا ہے کہ اس کے محبوب ﷺ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا بلکہ دامن کو مضبوطی سے تھامنے کے لئے آپ ﷺ کی ذات گرامی پر اللہ کے حکم کے مطابق درود و سلام پڑھنا ہے۔ درود و سلام کی جتنی زیادہ کثرت کرو گے اتنی ہی تیزی سے یہ مایوسیوں کے بادل چھٹ جائیں گے خوف کی آندھیوں کے رخ پھر جائیں گے۔ بگڑے کام بن جانے کے اسباب ایسے پیدا ہوں گے کہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہونگے۔

مولای صل و سلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درود پاک کے حکم میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو
صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے درود
پڑھیں۔ ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ،

غور فرمایئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دے رہا
ہے کہ اپنے نبی پر درود بھیجو اور نبی اکرم ﷺ جو طریقہ
ارشاد فرما رہے ہیں وہ ہے کہ 'اے اللہ تو درود بھیج' محمد ﷺ
پر اور ان کی آل پر' اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ ہم بے
حیثیت آپ کی ذات پر کیا درود بھیجیں گے آپ ﷺ کے
مرتبے اور مقام کو ہم کیا جانیں جس ذات پر اے اللہ، آپ
اور آپ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں وہاں ہماری کیا اوقات؟
اے اللہ ان کے مقام اور مرتبے کو تو بہتر جانتا ہے اس لئے
ان کے مقام اور مرتبے کے مطابق درود بھیج وہ تھا حکم اور یہ
ہے تلقین۔

بندہ صرف دعا گو ہے، التجا کر سکتا ہے کیونکہ نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے لائق کیا چیز ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' اے باری تعالی میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں آپ ایسے ہیں جیسا کہ آپ نے خود اپنی ثنا فرمائی ہے۔ درود پاک بارگاہ خداوندی میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور تمام راستوں سے آسان راستہ ہے، اپنے گنہگار بندوں پر اس کا خصوصی کرم ہے کہ بندہ ایک دفعہ درود پڑھے تو دس مرتبہ اس بندے پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اس کے دس گناہ معاف ہوں اور دس درجہ بلند ہوں۔ (حدیث شریف)

سبحان اللہ کیا شان کریمی ہے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود پڑھا۔ فرمایا ہر چیز کے لئے اس کو صاف کرنے کا ایک طریقہ اور ذریعہ ہے

اور دلوں کو صاف کرنے کا طریقہ اور ذریعہ درود پاک پڑھنا ہے، دلوں کا زنگ اتر جاتا ہے دل صاف ہو جاتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمھارا درود پڑھنا تمھارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا، اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمھارے لئے شفاعت ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں آپ کی ذات پر درود پاک کو وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا۔ فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمھارے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔ (ترمذی، احمد، حاکم)

فرمایا اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر مزین کیا کرو تمھارا درود مجھ پر پڑھنا قیامت کے دن تمھارے لئے نور ہوگا اور قیامت کے ہولوں (ڈر خوف دہشت) اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے کا ذریعہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضور ﷺ سے ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر بارگاہ الٰہی میں پیش کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اس درود کو میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا۔ اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔ (القول البدیع)

فرمایا ایک فرشتہ قیامت تک کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ آپ پر جو درود پڑھے گا وہ اس کے لئے "وَاَنْتَ صَلَّے اللّٰہ عَلَیْہ" کی دعا کرے گا۔

فرمایا جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے 'بَرَاۃٌ مِنَ النِّفَاقِ بَرَاۃٌ مِنَ النَّار' یعنی یہ شخص نفاق سے بری اور آگ بھی ---

--- اور حشر میں وہ شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

فرمایا قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے ایک وہ جس نے کسی مصیبت زدہ مسلمان کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا تیسرا وہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

فرمایا جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالٰی لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہو گا۔

(ا) ایک شخص نے دربار رسالت میں اپنے فقر و فاقہ اور تنگی

معاش کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اسلام علیکم کہو گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کرو ' اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ' اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھو۔ سائل نے اس پر عمل کیا اللہ تعالی نے اس پر رزق کا دروازہ کھول دیا۔

(ii) ایک حدیث میں ہے فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک کثرت سے پڑھنا پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو منتشر کر دیتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔ (نزہۃ الناظرین)

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اہل محبت کا درود

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد (بغداد کے مشہور محدث صاحب کرامات بزرگ) کے پاس تھا۔ شیخ شبلی تشریف لائے تو ابوبکر بن مجاہد اٹھ کھڑے ہوئے نہایت ادب سے ملے معانقہ کیا، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، بعض روایات میں ہے کہ شاگردوں نے کھسر پھسر شروع کر دی۔ وزیر مملکت علی بن عیسی آتا ہے تو اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے اور اس کے لئے کھڑے ہو گئے حالانکہ بغداد کے لوگ انہیں دیوانہ سمجھتے ہیں۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا حضور شبلی پر اتنی عنایات؟ فرمایا میں نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا رسول اللہ تشریف فرما ہیں۔ شبلی حاضر ہوئے آپ ﷺ اٹھ کھڑے

ہوئے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے
عرض کی یارسول اللہ شبلی پر اتنی عنایات؟ فرمایا ہاں شبلی ہر
نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

اس کے بعد تین بار درود شریف "صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدِنَا یَا مُحَمَّدُ" شبلی میرے پاس تشریف لائے میں نے ان سے
پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ بعد کے محققین نے از راہ
ادب آپ کے ذاتی نام کی بجائے صفاتی نام ذکر کرنا مناسب
سمجھا اس لئے انہوں نے اس طرح پڑھا

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه"۔

مختصر درودوں میں 'الصلوۃ والسلام علیک یارسول
اللہ' علمائے کرام اور اولیائے عظام نے بہت پسند کیا ہے
مختصر بھی ہے اور صلوۃ وسلام کا مجموعہ بھی۔
دلائل الخیرات و صاحب دلائل الخیرات کے
بارے میں بھی قارئین کے علم میں اضافہ ہونا چاہیے درود
پاک سے متعلق تمام کتابوں میں یہ واقعات درج ہیں لیکن ہم
تبلیغی نصاب فضائل درود کے حوالے سے یہ واقعات درج
کررہے ہیں۔
حضرت سید محمد بن سلیمان (صاحب دلائل
الخیرات) سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا وضو کا ارادہ کیا اور
قریب ہی ایک کنواں تھا لیکن کنویں پر رسی ڈول نہ تھا،
سوچنے لگے کیا کیا جائے آپ کی اس پریشانی کو قریب ہی ایک
مکان کے اوپر سے ایک لڑکی دیکھ رہی تھی اس نے پوچھا کس
چیز کی تلاش ہے آپ نے فرمایا وضو کرنا ہے لیکن
لیکن آپ کا اسم گرامی؟ محمد بن سلیمان جزولی، ------

وہی محمد بن سلیمان جن کی بڑی شہرت ہے فرمایا ہاں۔ لڑکی کنوئیں کے قریب آئی اور اپنا منہ کنوئیں کے اوپر کر کے اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کنوئیں کا پانی ابل کر کناروں تک آگیا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے۔ صاحبزادی تمہیں قسم ہے مجھے سچ سچ بتاؤ کہ یہ مرتبہ کہاں سے پایا۔ لڑکی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت سے ہے۔ حضرت شیخ جزولی نے قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق لکھوں گا اور پھر آپ نے کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے۔ ساری زندگی درود پاک میں بسر کر دی۔ وفات کے بعد بہت عرصے تک آپ کی قبر کستوری کی خوشبو سے مہکتی رہی اور ستتر سال بعد آپ کو سوس سے مراکش منتقل کرنے کی غرض سے آپ کی قبر کھودی گئی دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جیسے ابھی ابھی قبر میں لٹایا گیا ہو۔ آپ کا چہرہ

بالکل تر و تازہ تھا۔

فضیلت کس درود میں ہے

بعض لوگ درود ابراہیمی کی فضیلت پر بہت زور دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں درود ابراہیمی کی بڑی فضیلت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حدیثوں میں اس کی نسبت ارشاد فرمایا اور درود ابراہیمی کے ۲۱ صیغے مختلف احادیث میں ملتے ہیں اور جو درود ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا بھی ذکر موجود ہے لیکن اس درود میں سلام نہیں ہے اور سلام اس لئے نہیں ہے کہ سلام کی تعلیم صحابہ کرام کو پہلے دی جا چکی تھی۔

حدیث کی تمام کتابوں میں پندرہ روایات ملتی ہیں جن میں کوئی اختلاف نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ سلام تو ہم جانتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمایئے اس پر حضور نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔

درود ابراہیمی سلام کے بغیر نہیں پڑھنا چاہئے۔

صحابہ کرام پہلے سلام پڑھتے تھے پھر بعد میں درود ابراہیمی، کوئی بھی درود پڑھیں سلام بھی ساتھ ہونا ضروری ہے اسی میں ارشاد خداوندی کی تعمیل ہے۔

صحابہ کرام اور تابعین کی اکثریت سے یہی منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجنے میں مخصوص کیفیت پر انحصار اور توقف نہیں ہے بلکہ جس کو اللہ تعالی نے فصاحت و بلاغت سے نوازا ہو اور وہ ان معانی و مطالب کو فصیح عبارت سے ادا کر سکتا ہو، جو رسول اللہ کے کمال اور عظمت پر مشتمل ہوں

دارقطنی نے افراد اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے نقل کیا ہے۔ میں بارگاہ رسالت

میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے سلام پیش کیا آپ نے
جواب بڑی خندہ پیشانی سے دیا اور اچھی طرح سے پیش آئے
اپنے پہلو میں بٹھایا جب وہ اپنا مدعا پورا کر کے چلے گئے تو آپ
نے فرمایا ابوبکر یہ وہ شخص ہے کہ جس کا ہر روز تمام روئے
زمین والوں کے برابر عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا
ہے میں نے عرض کیا کہ یہ کیسے اور کیونکر ہوتا ہے آپ نے
فرمایا یہ ہر روز صبح دس مرتبہ تمام مخلوق کے برابر درود بھیجتا
ہے میں نے عرض کی وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی
عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا
یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ (در منثور)

اے اللہ صلوۃ و رحمت کاملہ نازل فرما نبی محمد پر
مطابق تعداد اپنی مخلوق میں سے صلوۃ بھیجنے والوں کے اور

صلوۃ نازل فرما نبی محمد پر جیسے کہ ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم ان پر درود و صلوۃ بھیجیں اور اپنے نبی محمد پر درود صلوۃ بھیج جیسے کہ تو نے ہمیں ان پر صلوۃ بھیجنے حکم دیا۔

مذکورہ تصریحات کے علاوہ علمائے کرام، اولیائے عظام کی ایک بڑی اکثریت نے ایک تصریح یہ بھی فرمائی ہے کہ آپ کوئی بھی درود پڑھیں۔ اس پڑھنے میں کتنا خلوص اور کتنا عقیدت و محبت پائی جاتی سب سے بڑا درجہ اسی میں پنہاں ہے اور درود کے کون سے الفاظ آپ میں خلوص و عقیدت پیدا کر رہے ہیں۔ وہی آپ کے لئے افضل ترین درود ہے۔

تمام محدثین، مفسرین فقہا و اصولین، اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں اور دوران تقریر و تکلم ہر مقرر اور متکلم کہتا ہے 'ﷺ' جب بھی سید عالم ﷺ کا نام نامی اور اسم گرامی آئے تو بھی یہی درود پڑھا جاتا ہے اور صحابہ کرام حاضر خدمت ہوتے وقت 'السلام علیک یا رسول اللہ' عرض کرتے تھے، کسی مخصوص درود کو افضل ترین صلوۃ ماننے سے صحابہ

کرام کے عہد سے آج تک امت کا ترک افضل پر اجماع لازم
آئے گا اور خود نبی کریم ﷺ کی طرف سے افضل ترین صلوۃ
کی قولی، اور تقریری طور پر مخالفت بھی لازم آئے گی۔
مخصوص حالات، وقت کے ساتھ مخصوص الفاظ اور صلوۃ کا
تعین ہی افضل ہے جیسے نماز کے لئے سلام کے وقت " اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " کا پڑھنا اور صلوۃ کے وقت
درود ابراہیمی اور آپ کا اسم گرامی ذکر کرتے وقت یا لکھتے
وقت " ﷺ " تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کے عہد
سے آج تک اسی پر عمل ہوتا چلا آرہا ہے۔
حضور ﷺ سے مختلف صیغے منقول ہیں اور صحابہ
کرام نے اپنے طور پر بھی مختلف صیغے درود سلام کے پڑھے
اور پڑھنے کا حکم دیا۔ مشائخ کرام نے درود سلام کے صیغوں
پر مشتمل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جو ہزاروں درود
سلام کے صیغوں پر مشتمل ہیں اور تمام سلاسل میں ان کا

پڑھنا مروج اور معمول ہے اور مشائخ کرام اپنے
متعلقین کو تلقین کرتے آئے ہیں۔
ذکر تھا درود پاک کی فضیلت کا کہ یہ درود الصلوۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ مختصر بھی ہے جامع بھی اور حضور کی
پسندیدہ بھی۔ پڑھنے سے ذوق و شوق کی فراوانی نصیب ہوتی
ہے اور جس درود پاک سے ذوق و شوق کی فراوانی نصیب ہو
اور حضور خوش ہوں تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے۔
درود پاک کی بہت ساری قسمیں ہیں آپ جو چاہیں
پڑھیں لیکن ذوق شوق کے ساتھ تاکہ درود پاک پڑھنے کے
فائدے دستی حاصل ہوں یہاں نقد سودے ہیں ادھار
نہیں۔
جب آپ شوق و محبت سے درود پڑھیں گے تو آپ کو
پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی معلوم ہوتا جائے گا کہ حضور اس
کا جواب مرحمت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو ایسا ہی

درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آپ جب بھی درود پڑھیں یقین اور اعتماد کے ساتھ کہ آپ کا درود سنا جا رہا ہے اور اس کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر روضہ مبارک پر جا کر درود پڑھا جائے تو حضور سنتے ہیں اور اگر دور سے پڑھا جائے تو فرشتے پہنچاتے ہیں۔ اس ضمن میں دو رائیں نہیں۔ ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جن حضرات کا یہ قول ہے کہ مزار مبارک پر درود پڑھنے سے حضور ﷺ سنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ مزار مبارک میں زندہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے 'انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ خوش ہیں' یہ شہداء کے بارے میں ہے۔ انبیاء کا مقام بہت بلند ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام

فرمایا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، انبیاء کے اجسام قبر میں ایسے ہی ہیں جیسے اس دنیا میں تھے۔ تر و تازہ خون کی روانی کے ساتھ 'حیات' خون کی روانی کا دوسرا نام ہے۔

'صوفیائے کرام کے نزدیک ایک عالم اجسام ہے دوسرا عالم مثال تیسرا عالم ارواح۔ ایک ہی چیز بیک وقت تینوں عالموں میں پائی جاتی ہے اور ان میں سے کوئی دوسرے کا غیر نہیں بلکہ ان میں سے جس کا اعتبار کیا جائے گا باقی اس کا عین ہونگے۔'

رسول اللہ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے۔ انبیاء علیہ السلام کی بیت المقدس میں امامت فرمائی۔ تمام انبیاء وہاں موجود تھے اور جب بعض انبیاء کی قبروں پر سے گزر ہوا آپ نے دیکھا۔ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے جب آپ آسمانوں پر پہنچے وہاں بھی ان سے ملاقات ہوئی۔ صوفیائے کرام کا یہ دعوی بالکل حق بجانب ہے کہ بیک وقت تینوں عالم

اپنی جگہ پائے جاتے ہیں اور کوئی دوسرے کی ضد نہیں ایک دوسرے کی حقیقت ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری مقدمہ فیض الباری میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: 'عارفین صوفیا کے نزدیک عالم کی چند قسمیں ہیں ایک ان میں عالم اجسام عنصریہ ہے اور وہ، وہ ہے جس میں مادہ اور مقدار دونوں چیز پائی جاتی ہیں۔ دوسرا عالم مثال ہے اور وہ وہ ہے جس میں مادہ نہ ہو صرف کمیت اور مقدار پائی جائے جیسے آئینہ میں نظر آنے والی صورت۔ تیسرا عالم ارواح اس میں نہ مادہ ہے اور نہ کمیت مقدار۔ عارفین کرام نے اس باب کی تصریح کی ہے کہ عالم مثال تجرد عن المادہ ہونے کی وجہ سے عالم اجسام سے زیادہ قوی ہے اور یہ بات نہیں جیسا کہ بعض جاہلوں نے سمجھا ہے کہ عالم مثال محض تخیلات کا مجموعہ ہے۔ صوفیائے کرام نے فرمایا کہ زید آن

واحد میں (ایک ہی وقت میں) تینوں جگہ موجود ہے، عالم اجسام، عالم مثال اور عالم ارواح میں ان تینوں جگہ بغیر کسی تفاوت کے یا تغیر کے پایا جاتا ہے۔

آپ مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ: عالم مثال کسی چیز کا نام نہیں جیسا کہ وہم کیا جاتا ہے بلکہ موجودات کی ایک قسم کا نام ہے بسا اوقات عالم مثال کی چیز اس عالم میں بعینہ پائی جاتی ہے جیسے فرشتے کہ وہ عالم مثال میں ہیں اور اس کے باوجود اس عالم میں بھی ایک دوسرے کے پیچھے صبح و شام آتے ہیں۔

مولانا انور شاہ صاحب نے بطور حکایت صوفیائے کرام کا قول کوٹ نہیں کیا بلکہ ان کا اپنا نظریہ بھی یہی تھا جیسا کہ فرماتے ہیں 'میرے نزدیک اعراض و معانی کا جسد مثالی اور جوہر مثالی میں ظاہر ہونا عقل و نقل سے ثابت ہے اس لئے کلمات طیبات کے آسمانوں کی طرف چڑھنے میں کوئی بعد

نہیں پایا جاتا۔

شب معراج حضرت آدمؑ سے ملاقات کے وقت

آپ ﷺ نے مشاہدہ فرمایا آدمؑ کی اولاد موجود ہے اور نیک بخت افراد کو بد بختوں سے الگ دیکھا اور نیک بختوں میں اپنی صورت بھی دیکھی۔ اللہ تعالی کا شکرادا کیا اس وقت آپ نے جان لیا کہ ایک انسان دو جگہ میں کس طرح پایا جاتا ہے۔ درآں حالیکہ وہ اس کا عین ہے غیر نہیں۔ اسی طرح آدمؑ، موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کرام کو کہ وہ زمین پر اپنی قبروں میں بھی موجود تھے اور اسی وقت آسمانوں میں بھی موجود ہیں۔ غور فرمائیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آدمؑ کو دیکھا، موسیٰؑ کو دیکھا، ابراہیم کو دیکھا یہ نہیں فرمایا کہ میں نے روح آدم کو دیکھا اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے روح موسیٰ کو دیکھا۔ موسیٰؑ سے گفتگو فرمائی پچاس نمازوں کو پانچ موسیٰؑ نے کرایا۔ بعینہٖ زمین پر اپنی قبر کے اندر کھڑے نماز

پڑھ رہے تھے۔ جو لوگ ایک ہی جسم کو دو جگہ تسلیم کرنے سے تذبذب میں ہیں وہ اس پر غور فرمائیں۔ انبیاءؑ کی ارواح طیبہ ارواح ملائکہ سے کہیں زیادہ قوت اور تصرف کی صفت سے متصف ہیں چونکہ ان کے اجسام بھی ارواح کا حکم پیدا کرلیتے ہیں۔ فیض الباری میں ہے ترجمہ : "انبیاءؑ کے جسموں کی پیدائش اجسام ملائکہ کے موافق ہوتی ہے۔ اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ انبیاءؑ کی حیات دنیا میں ملائکہ کے حال کی طرح ہوتی ہے بخلاف عامۃ الناس کے کہ ان کا یہ حال جنت میں ہوگا اسی وجہ سے انبیاء کرام کے فضلات پسینے کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔"

انبیاءؑ کے اجسام مع ارواح کے بلاشبہ زندہ ہیں

اس کے ساتھ ہی ہم انہیں عالم برزخ میں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ حیات جسمانی کے لوازمات ہر عالم میں یکساں نہیں ہوتے عالم کے بدل جانے سے لوازمات کی نوعیت بھی بدل

جاتی ہے۔

بچہ ماں کے پیٹ میں جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور پیدا ہونے کے بعد زندہ رہتا ہے لیکن دونوں حالتوں میں لوازمات حیات مختلف ہوتے ہیں باوجودیکہ حیات ہر حال میں یکساں ہے اسی طرح انبیاءؑ کی حیات کو بھی سمجھ لیجئے کہ وہ قبل الوفات اور بعد الوفات دونوں حالتوں میں حقیقی جسمانی ہے، دنیا میں اور برزخ میں انبیاءؑ اور شہدائے کرام کو رزق دیا جاتا ہے کھاتے پیتے ہیں، فرحت و سرور حاصل کرتے ہیں۔

آپ حضرت عیسیٰؑ کی مثال کو بھی مدنظر رکھیں کہ وہ بالاتفاق اب تک آسمانوں پر زندہ ہیں اور انہیں وہی حیات حاصل ہے جو اس دنیا میں تھی لیکن ظاہر ہے کہ آسمانوں پر ان کے لئے لوازمات حیات وہ نہیں ہیں جو اس دنیا میں تھیں۔ اسی طرح دیگر انبیاءؑ اور شہدائے کرام کو عالم برزخ میں

لوازمات حیاتِ جسمانی حاصل ہیں۔

امام جلال الدین سیوطیؒ تمام احادیث و روایات کی روشنی میں اس کا لب لباب بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جسم اقدس اور روح مبارک کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ تصرف فرماتے ہیں اقطار زمین اور عالم ملکوت مین جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں اور اپنی اسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور یہ کہ نبی ﷺ اپنے جسد کے ساتھ زندہ ہونے کے باوجود ہماری آنکھوں سے غائب کر دیئے گئے جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حبیب ﷺ کی زیارت کرانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حجاب اٹھالیتا ہے (الحادی للفتاوی جلد ۲)

شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ مدرج النبوہ میں فرماتے ہیں۔

"جاننا چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ تجھے دیکھتے ہیں اور

تیرا کلام سنتے ہیں اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ متصف ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ 'جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کو یاد کرتا ہوں' اور آنحضرت ﷺ کو اس صفت سے پورا پورا حصہ ملا ہے۔

اب آپ اس حدیث کی طرف آیئے جس میں فرمایا کہ 'اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی گئی ہے اور وہ سب کا درود سنتا ہے اور مجھے پہنچاتا ہے۔'

گذشتہ سطور میں یہ ذکر موجود ہے کہ 'انبیاءؑ کی ارواح طیبہ ارواح ملائکہ سے کہیں زیادہ قوت و تصرف کی صفت سے متصف ہیں چونکہ ان کے اجسام ارواح کا حکم پیدا کرلیتے ہیں تو ان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ وہ کہیں بھی کسی بھی جگہ پر تصرف فرمائیں۔ زمان و مکان کی حدود

مادی کثافتوں تک محدود رہتی ہیں کثافتیں جس قدر دور ہوتی جائیں گی زمان و مکان کی قیود اسی قدر مرتفع ہوتی چلی جائیں گی جب یہ مادی کثافتیں موجود نہیں رہتیں تو زمان و مکان کی حدبندیاں بھی باقی نہیں رہتیں۔ انبیاءؑ کے اجسام اور ان کی ارواح میں فرق مِٹ جاتے ہیں۔

اس مضمون کو مولاناؒ رشید احمد گنگوہی نے بھی بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں:

'موت سب کو شامل ہے مگر انبیاء کرام کی ارواح مشاہدۂ جمال و جلالِ حق تعالےٰ شانہٗ' و تقابل آفتاب وجود باری تعالی سے اس درجہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ اجزاء بدن پر ان کا یہ اثر ہوتا ہے کہ تمام بدن حکم روح پیدا کر لیتا ہے اور تمام جسم ان کی عین ادراک اور عین حیات ہو جاتا ہے اور یہ حیات دوسری قسم کی ہوتی اور اس تحقیق سے نکتہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ بھی ظاہر ہو جاتا ہے

ترجمہ : (اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے) اگر کہیں کسی جگہ حضور تشریف لے جاتے ہیں یا کوئی بات آپ کے علم میں آتی ہے تو اس پر حیرت زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں شمائم امدادیہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا قول نقل کیا گیا ہے کہ : "اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقیّد زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں"۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں حضور ﷺ درود خود نہیں سنتے بلکہ فرشتے پہنچاتے ہیں وہ اپنے قول کی دلیل میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں : کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِىْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ" یعنی جس نے میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا

جاتا ہے۔

ہمارے نزدیک ہر شخص کا درود و سلام حضور ﷺ سنتے ہیں درود پڑھنے والا خواہ قبر کے پاس حاضر ہو کر پڑھے یا کہیں دور سے، قریب اور دور کا فرق رسول اللہ ﷺ کے لئے نہیں بلکہ درود و سلام پڑھنے والے کیلئے ہے نزدیک دور کی قید عالم خلق کے لئے ہے عالم امر کے لئے نہیں جیسا کہ تصریح موجود ہے اور وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک مذکورہ حدیث کا تعلق ہے کہ دور سے پڑھنے والوں کا درود فرشتے پہنچاتے ہیں اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ فرشتے پہنچاتے ہیں میں نہیں سنتا اور فرشتوں کے پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ میں سنتا نہیں۔ اس ضمن میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں فرشتوں کا درود پیش کرنا حضور کے سننے کے منافی نہیں۔ جہاں تک مطلب نکالنے کی بات ہے تو مطلب نکالنے والے اس حدیث

سے بھی اپنا مطلب نکال لیتے ہیں جس میں فرمایا "قبر کے پاس جو درود پڑھتا ہے اس کو فرشتے پیش کرتے ہیں جس طرح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے حضور ﷺ کو درود پہنچاتے ہیں اسی طرح بعض احادیث سے دور سے سننا بھی ثابت ہے جیسا کہ یہ حدیث "مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ رُوْحِيْ اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَام" مجھ پر جو درود و سلام پڑھتا ہے اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں

(رووہ احمد، ابن داؤد، بیہقی)

اس حدیث پر امام جلال الدین سیوطیؒ کلام فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ: اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ روح کو لوٹانے سے مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر آپ کی سمع خارق العادۃ کو لوٹا دیتا ہے اس طرح کہ حضور

ﷺ سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی دور ہی کیوں نہ ہو (انبیاء الاکبا حیات الانبیاء)

فرشتے کا درود پہنچانا سننے کے منافی نہیں اور سننا پہنچائے جانے کے معارض نہیں یعنی قریب اور دور کا درود حضور سنتے بھی ہیں اور یہی دور و نزدیک کا درود حضور کو پہنچایا بھی جاتا ہے۔

روضہ مبارک پر آکر درود پڑھنے والا چونکہ حاضری کی خصوصیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے اس کا درود اس قابل ہے کہ اسے التفات خاص کے ساتھ سنا جائے۔ مزار اقدس پر حاضری کی خصوصیت پر کیا منحصر ہے دور کے لوگ بھی اگر اس قسم کی کوئی خصوصیت رکھتے ہوں تو ان کے درود و سلام کے لئے التفات خاص کچھ بعید نہیں۔ صاحب دلائل الخیرات نے حضور ﷺ کا ارشاد لکھا ہے:

اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ

ترجمہ : میں اہل محبت کا درود سنتا ہوں اور وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ تمام احادیث کا لب لباب یہ ہے کہ جو شخص شوق و محبت کے ساتھ مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ کہیں بھی ہو اس کا درود میں خود سنتا ہوں اور جو شوق و محبت سے عاری ہو کر پڑھتا ہے اس کا درود فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔'

فرشتوں کے درود پہنچانے کو جن لوگوں نے آپ کے سننے کے منافی سمجھا ہے دراصل وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ فرشتے اس لئے پہنچاتے ہیں کہ حضور کو درود پڑھے جانے کا علم نہیں اس غلط فہمی کا ازالہ ہونا چاہیے۔

درود پاک درحقیقت ایک تحفہ ہے اور ہدیہ ہے فرشتوں کا یہ ہدیہ پہنچانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپ کو علم نہیں روضہ مبارک پر جو درود پڑھا جاتا ہے اس کو بھی فرشتے ہدیہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور حضور خود بھی

سماعت فرماتے ہیں۔

حافظ ابن قیم جلاء الافہام میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کی آواز کو سنتا ہوں وہ جہاں بھی ہو حضرت ابو درداء فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کی وفات کے بعد بھی فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا کہ ابن ماجہ نے اسے بہ سند جید روایت کیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی

میں وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں :

"تمھارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں کہ وہ نور نبوت سے ہر دیندار کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے رکا ہوا ہے لہذا وہ تمھارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمھارے ایمان کے درجات کو بھی۔ وہ تمھارے نیک و بد اعمال بھی جانتے ہیں اور ہر کسی کے نفاق و اخلاص کو بھی جانتے ہیں۔ عارف رومی نے اس موقع پر کیا خوب کہا ہے :

در نظر بودش مقامات العباد
لا جرم نامش خدا شاہد نہاد

ترجمہ : لوگوں کے مقامات اور درجے رسول اللہ کی نظر میں ہیں اسی لئے تو آپ کا نام اللہ نے شاہد رکھا ہے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ "تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۱) تفسیر روح البیان میں ہے کہ بلخ کے مفتی علی سے ان کی لڑکی نے عرض کیا کہ گلے تک کچھ قے آئی ہے میرا وضو قائم رہا یا نہیں مفتی صاحب نے اپنی صاحبزادی کو کہا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے دوبارہ کرو۔ رات کو خواب میں مفتی صاحب کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے مفتی جی!! دوبارہ وضو واجب نہیں جب تک کہ قے منہ بھر نہ آئے۔ مفتی صاحب نے قسم کھائی کہ زندگی بھر فتوی نہیں دوں گا۔ چونکہ انہیں یقین تھا کہ فتاوی رسول اللہ ﷺ کے پیش نظر ہوتے ہیں۔

(۲) سید عبد العزیز دریني مشائخ کے اجلاس دیرین میں تشریف فرما تھے۔ بڑے بڑے صاحب روحانیت موجود تھے۔ سب کے اتفاق سے فیصلہ ہوا کہ بزرگان دین میں ایک ایک مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ کو خطاب کرے 'یارسول اللہ' جس کے خطاب کا جواب آجائے اس کو شیخ وقت تسلیم کر لیا جائے ہر ایک بزرگ نے ندا کی 'یارسول اللہ' کسی کو جواب نہ ملا سب فارغ ہو چکے تو سید عبد العزیز آگے بڑھے اور عرض کی 'یا سیّدی یارسول اللہ' تو جواب ملا لبیک یا عبد العزیز' پہلی صف کے تمام نمازیوں نے سن لیا باقی صفوں کے نمازیوں نے اصرار کیا کہ ہم بھی یہ آواز سننا چاہتے ہیں۔ سید عبد العزیز نے دوبارہ عرض کی 'یا سیّدی یا رسول اللہ' تو آواز آئی لبیک، لبیک، لبیک تین بار فرمایا تمام حاضرین نے سن لیا (جواہر البحار)

(۳) امام سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ شیخ احمد رفاعی روضہ

مبارک پر حاضر ہوئے عرض کی۔

فِی حَالَتِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
عَنْدَهٗ تُرْبَةٌ اَشْبَاح قَدْ حَضَرَت
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: 'دور کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا وہ زمین بوسی کر لیتی تھی ایسی حالت میں وہ میری قائمقام ہوتی تھی اور اب جسمانی حاضری کے ساتھ حاضر ہوں۔ دایاں ہاتھ نکالئے تاکہ میرے لب اس سے حظ حاصل کریں۔'

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ روضہ مبارک سے باہر نکلا امام رفاعی نے بوسہ دیا اور اس وقت جو بزرگ موجود تھے سب نے اس شان کو دیکھا (سعادۃ الدرین)

(۴) نور الدین زنگی کے عہد حکومت ۵۵۷ھ میں عیسائی حکمرانوں نے جسد اطہر کو مزار مبارک سے نکال لانے کا بھاری انعام مقرر کیا۔ دو شخص مسلمانوں کے روپ میں عربی بول چال کے ساتھ حاجیوں کے لباس میں مدینہ منورہ آئے اور روضہ مبارک کے پاس ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کیا۔ دن وہ آرام میں بسر کرتے۔ رات سرنگ کھودنے میں اور مٹی تھیلوں میں بھر کر باہر لے جانے میں گزار دیتے۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں نور الدین زنگی کو فرمایا اشارہ کرتے ہوئے 'یہ دونوں مجھے تنگ کر رہے ہیں' بادشاہ بیدار ہوا پریشان تھا لیکن سوچنے لگا یہ خواب ویسے ہی ہوتے ہیں دوبارہ سو گیا پھر وہی صورتحال وہی الفاظ اب بادشاہ کو یقین ہو گیا کچھ نہ کچھ ضرور ہے اور تیسری مرتبہ بھی زیارت ہوئی اور وہی صورت حال۔

نورالدین زنگی نے اسی وقت (رات کو) وزیر کو حکم دیا ۲۰۰ جوانوں کا دستہ لے کر تیار ہو جاؤ، سکہ رائج الوقت بھی ساتھ لے لیا۔ ۱۶ روز کی مسافت طے کر کے مدینہ منورہ پہنچا اور روضہ مبارک کی زیارت کا اعلان کرا دیا مدینہ کا ہر شخص آئے۔ بادشاہ خدمت کرنا چاہتا ہے۔ سب لوگ آئے اور سب کو نقدی دی گئی جب سب آکر چلے گئے، پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا بتایا گیا کہ دو درویش ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور روضہ مبارک کے پاس ہی رہتے ہیں۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ فوراً بلایا جائے، دیکھتے ہی بادشاہ نے پہچان لیا 'یہی ہیں' رات خواب میں شکلیں دکھا دی گئی تھیں۔ مدینہ کے لوگ ان کی سفارش کر رہے تھے بڑے نیک عبادت گزار ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے۔ بادشاہ انہیں ساتھ لے کر ان کی رہائش گاہ پر گیا، ہر طرح تلاشی لی

مگر کچھ نہ ملا جب فرش پر بچھائی گئی چٹائی کو اٹھایا گیا، ساری کاروائی سامنے آگئی، لوگ حیران رہ گئے۔ دونوں نے سچ سچ بتادیا کہ وہ انعام کے لالچ میں سب کچھ کر رہے ہیں۔ انہیں کیفر کردار تک پہنچادیا گیا اور حکم دیا کہ روضہ کے گرد خندق کھودی جائے اور سکہ پگھلا کر اسے بھر دیا گیا (حجۃ اللہ عالی العالمین)

جنہوں نے روضہ مبارک کی اندر سے زیارت کی انہوں نے دیکھا کہ اندر سے سیسہ پلائی دیوار نظر آتی ہے۔

متفرق

(۱) علامہ سخاوی رحمہ فرماتے یں کہ شیخ احمد بن ارسلان کے شاگردوں میں سے ایک قابل احترام اور قابل اعتماد شاگرد نے مجھ سے کہا کہ ان کو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ کی خدمت میں کتاب 'قول البدیع' پیش کی گئی (یہ کتاب درودپاک کے متعلق) آپ نے

اس کو قبول فرمایا۔ پس اے مخاطب اپنے نبی پاک ﷺ کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کر دل اور زبان سے حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیج اس لئے کہ تیرا درود حضور ﷺ تک پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کتاب میں مجھ پر درود لکھا گیا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

نسخۂ جانفزا

جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ
پوری توجہ کے ساتھ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالی سے دعا
مانگے انشاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔

۔(i) صلوۃ حل المشکلات : اکابرین امت اکثر مشکلات میں
اس کو پڑھتے ہیں :

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی نماز کے
بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں
الحمد شریف کے بعد قل یا ایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں
بعد الحمد سورہ اخلاص پڑھے فارغ ہوتے ہی قبلہ رو ایسی جگہ
بیٹھے جہاں سو جاتا ہو اور صدق دل سے توبہ کرے ایک ہزار
بار استغفر اللہ العظیم پڑھے اس کے بعد دوزانو ہو کر نہایت
توجہ کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری کا تصور کرتے

ہوئے تین سو بار پڑھے ۔ اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے ۔

درود شریف : اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

(ii) نزہت الناظرین میں ہے کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانیؒ فرماتے ہیں اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو یہ درود پاک روزانہ تین سو بار پڑھے انشاء اللہ غیب سے اس کی مدد کی جائے اور اسباب مہیا کیے جائیں گے ۔ :

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ

(iii) سید محمد اسماعیل شاہ صاحبؒ کرمانوالے فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ہر مشکل کا حل ہے ۔ درود پاک بھی ہر مشکل کا حل ہے لہٰذا درود پاک بھی اسم اعظم ہے ۔ مشکلات خواہ دینی

ہوں یا دینوی۔ اے مخاطب! آزما کر دیکھ کہ اس میں کس قدر صداقت ہے۔

صلوۃ کمالیہ: نسیان کی بیماری کے لئے پڑھا جاتا ہے مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَ عَلٰى آلِهٖ كَمَالَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ.

ترجمہ: یا اللہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج ایسی جیسے کمال کی انتہا نہیں اور اس پاک کے کمال کا شمار نہیں۔

نوازشِ دلِ ما کن کہ دل نوازی توئی

[illegible]

بسازِ کارِ غریبان کہ کارساز توئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنا دیں کہ کارسازی آپ ہی فرماتے ہیں

درود تنجینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ

وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا مِنْ جَمِیْعِ

السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ

اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ تُبَلِّغُنَا بِهَا

فِی الْحَیٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ